ARMAGHAN
VOLUME 5 2024 (JUNE)
ISSN (Print): 2707-6288 | **ISSN (Online):** 2788-8255
Journal Homepage: http://armaghan.wum.edu.pk

راجہ اسحٰق: دورِ جدید کا ایک متحرک شاعر

Raja Ishaq : An Innovative Poet of Modern Era

زاہد اختر شاہین
ایسوسی ایٹ پروفیسر، خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خاں
شازیہ عندلیب
اسسٹنٹ پروفیسر، خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خاں
حافظ وقاص رؤف
ایم فل سکالر، خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خاں

Dr. Zahid Akhtar Shaheen
Associate Prof. Department of Urdu Language and Literature, KFUEIT, RYK (Visiting)
Dr. Shazia Andleeb
Assistant Prof. Department of Urdu Language and Literature, KFUEIT, RYK
Hafiz Waqas Rauf
M. Phil Scholar, Khwaja Fareed UEIT, RYK

Abstract:

Raja Ishaq is a versatile literary personality of the present age. He is a renowned poet, writer and researcher. As regards his Poetry, there are thought provoking ideas, depth and new paradigm shifting about the art of lyric. The poetry of Raja Ishaq reflects passion, emotions and feelings in natural way. He has really expressed feeling in quite a natural way. His art is a combination of individual and collective vision. In this article an effort has been made to highlight the structure of the poetry of Raja Ishaq.

Keywords: Poetry, Personality, Romanticism, Felling, Emotions, Effort

© 2024 The Authors, Published by WUM. This is an Open Access Article under the Creative Common Attribution Non Commercial 4.0.

شاعری جذبات واحساسات کا عکس ہوتی ہے۔ جس میں زندگی اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ جلوی گر ہوتی ہے۔ ایک عمدہ شاعر کا کلام زندگی کو احساس کی دولت سے مالا مال کر دیتا ہے۔ شاعری جینے کا طریقہ سکھاتی ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ شاعری جذبات کی دل کو چھو لینے والی موسیقی کا دوسرا نام ہے کیوں کہ اس کا اثر دل و دماغ دونوں پر ہوتا ہے۔ ایک صاحبِ کمال شاعر اپنے شعری کلام کو ذریعے جو کچھ بھی قاری کے سامنے لاتا ہے، اس کے پس پردہ کوئی نہ کوئی جذبہ کارِ فرما ہوتا ہے۔

جب جذبات کے ساتھ کسی شاعر کا فکر اور شعور شامنے آجائے تو شاعری حسن کاری کی دولت سے مالا ہو جاتی ہے۔ ایسے میں جب ہم راجہ اسحٰق کو شاعری کو پڑھتے ہیں تو ہم پر یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ربِ کائنات نے اُنھیں دلِ بینا، تخیل کی طاقت، حساس طبیعت اور بے پناہ بصیرت عطا کی ہے۔ اسی وجہ سے ان کے کلام میں غور و فکر کی گہرائی موجود ہے۔ غزل اُن کی پہچان ہے۔ جو شاعر غزل کو اپنی پہچان ثابت کرواتے ہیں ان کا دل کسی دوسری شعری صنف کی طرف نہیں پلٹتا۔ اس پر مکمل عبور حاصل کرنے والے شعرا ایک مقام رکھتے ہیں اور ہمیشہ یاد رکھے جاتے ہیں۔ انھی قادر الکلام شعرا میں ایک متحرک نام راجہ اسحٰق کا بھی ہے۔

راجہ اسحٰق (محمد اسحاق اسد ، ۱۹۶۶ء) لیہ میں پیدا ہوئے۔ آٹھویں جماعت سے تحت اللفظ نظمیں پڑھنے، فارسی الفاظ و تراکیب کو سمجھنے اور اُن کے استعمال سے شعر گوئی میں مہارت حاصل کی۔ کالج میں داخلے تک لیہ کی ادبی سرگرمیوں میں شرکت کے مواقع ملے۔ ایف۔ اے کے دوران لیہ سے ادبی رسالہ ”نئی دُنیا“ کا اجرا کیا۔ آپ کے مجموعہ ہائے کلام میں ”خواب ہوا کا جنگل ہے“ (۱۹۹۹ء)، ”کبھی رائیگاں، کبھی سرخرو“ (۲۰۱۵ء)، ”خدا مخاطب ہے آدمی سے“ (۲۰۱۵ء)، ”بارش میں دھلی دوپہر“ (۲۰۱۵ء) شامل ہیں۔

راجہ اسحٰق کے شعری سفر کا آغاز نوے کی دہائی سے شروع ہوتا ہے اور ابھی تک اپنے تخلیقی سفر کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان کا شمار اُن غزل گو شعرا میں ہوتا ہے، جنھوں نے اپنی ساری زندگی اس صنف کو سنوانے میں صرف کر دی۔

بقول امجد اسلام امجد:

”راجہ اسحٰق ایک سوچنے اور غور کرنے والے شاعر ہیں اور اپنے اندر

کی دنیا کو خارج میں ہونے والی تبدیلیوں اور سماجی اشوب سے علاحدہ

کر کے ایک خیالی تصوراتی دنیا میں رہنا پسند نہیں کرتے۔"(۱)

بقول اشہر ہاشمی:

"راجہ اسحٰق کے کلام کی خاص بات یہ ہے کہ ان کی شاعری
کی مٹھاس قاری کے دل میں گھر کر جاتی ہے۔ان کے کلام
میں تصنع اور ملاوٹ نظر نہیں آتی"(۲)

راجہ اسحٰق کی شاعری احساسات کی ترجمانی کرتی ہے۔ان کی شاعری ایک ایسے مصور کا انداز اختیار کر لیتی ہے کہ جس کے الفاظ ہماری آنکھوں کے سامنے زندہ تصویر بن کر چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہیں۔ان کا کلام انفرادی و اجتماعی شعور کا خوب صورت امتزاج ہے۔ان کا نمونہ کلام ملاحظہ کیجیے۔

روشنی میں دیا جلا رہا ہوں
میں بھی اپنی سپاہ بنا رہا ہوں
میں نے اپنے سب دوست کھو دیے
اب میں تجھ کو گواہ بنا رہا ہوں (۳)

رات گئے تک سوتے ہیں
بچے دیر سے سوتے ہیں
گاؤں والے شہروں میں
سچ کی فصلیں بوتے ہیں (۴)

ایک اور بند ملاحظہ کیجیے

شہر در شہر خاک چھان چکا

میں تو کب کا شکست مان چکا

تو کوئی اور چال چلنے کو ہے

میں بھی جی میں کچھ اور ٹھان چکا (۵)

راجہ اسحٰق کی شاعری میں محبت، خلوص اور سچائی کے علاوہ جذبوں کی گہرائی بھی نظر آتی ہے۔ ان کا تصورِ حسن و عشق نہایت مہذب اور شریفانہ ہے۔ آپ بھی دوسرے شعرا کی طرح محبوب کی تعریف میں رطب اللسان ہیں، مگر آپ کا انداز دل کو چھو لینے والا ہے آپ کے ہاں محبوب کی یاد ایک دل آویز کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ اس حوالے سے چند اشعار ملاحظہ کیجیے۔

ہجر بھی دکھ، وصال بھی دکھ ہے

تیرا حسن و جمال بھی دکھ ہے (۶)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں

اک تبسم تھا مرے خواب کی پیشانی پر

اس کے ہونٹوں پہ بھی مسکان ابھر آئی تھی (۷)

ایک اور شعر دیکھیے۔

تم نے تو محبت کا حق ادا کیا لیکن

ہم نے حوصلہ ہارا، ہم ہی کم ارادہ ہیں (۸)

راجہ اسحٰق کے ہاں دوسرے شاعروں کی طرح زندگی کے کرب اور اپنے ماحول نے ناآسودگی کا احساس نظر آتا ہے۔ ان کے کلام میں جہاں رومانویت کے حوالے سے حسن و عشق کا ذکر ملتا ہے وہاں ہجر اور تنہائی بھی ایک اہم موضوع کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہر شاعر ہجر کی کیفیت کو مختلف انداز سے بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ راجہ اسحٰق کا اندازِ بیان بھی بہت خوب صورت ہے۔ جہاں

ہجر اور تنہائی کا منظر ہوتا ہے وہاں محبوب کی یاد شاعر کے دل پر عجیب سی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ جن کو لفظوں کی شکل میں ترتیب دینا ہی کمالِ فن ہے اور راجہ اسحٰق اس سے بخوبی واقف ہیں۔

آسمانوں سے اُتارے ہوئے ہیں

ہم تیرے ہجر کے مارے ہوئے ہیں(۹)

مزید لکھتے ہیں۔

ہجر کا عذاب ٹل گیا

تو مری طرح بدل گیا(۱۰)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں

غمِ وصال کی حد سے گزر رہے ہیں ہم

ابھی سوال کی حد سے گزر رہے ہیں ہم (۱۱)

راجہ اسحٰق کی شاعری میں سادگی و سلاست کا اپنا انداز ہے۔ انھوں نے اپنی زندگی کے تجربات کو بڑی سادگی و سلاست سے شاعری کے قالب میں ڈھال کر قارئین کو حیران کر دیا ہے۔ ان کے ہاں روایت کی پاس داری کے علاوہ خیالات کی جدت بھی پائی جاتی ہے مگر وہ موجودہ دور کے فیشن زدہ اور آرٹیفیشل جدیدیت سے بہت دور ہیں اسی وجہ سے ان کے کلام میں سادگی کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں۔ اس حوالے سے چند اشعار ملاحظہ کیجیے۔

جنگل صحرا ایک سا ہے

رستہ سارا ایک سا ہے

باہر ہے طغیانی سی

اندر دریا ایک سا ہے

بارش، تیز ہوا اور دھوپ

سب کا سایہ ایک سا ہے (۱۲)

ایک اور بند ملاحظہ کیجیے

ہجر اُمید سے جڑا ہوا ہے

کوئی در تو ابھی کھلا ہوا ہے

یہ ستارہ ہے یا چراغ مرا

تیز آندھی میں بھی جلا ہوا ہے

جسم ویراں، دل دھڑکتا ہوا

ریت میں پھول کھلا ہوا ہے (۱۳)

علم بیان اور علم بدیع شعرا حضرات کو ایک ہی بات مختلف طریقوں سے بیان کرنے میں آسانی فراہم کرتے ہیں۔ اس کی بدولت کلام میں یا تحریر میں خوب صورتی جنم لیتی ہے۔ ان علوم پر مکمل دسترس حاصل کرنے کے بعد ایک تخلیق کار صحیح معنوں میں تخلیق کار بن جاتا ہے اور اپنا تخیل مختلف طریقوں سے قاری تک پہنچا سکتا ہے۔ راجہ اسحٰق بھی علم بیان اور علم بدیع کی بزاکتوں سے بخوبی واقف ہیں اور اپنی شاعری میں انھوں نے اس کا خوب التزام کیا ہے۔

اپنے جیسا کر دیتی ہے

بارش تنہا کر دیتی ہے

تیری یاد کی خوش بو اکثر

مجھ پر سایہ کر دیتی ہے (۱۴)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں

تمام شہر تھا لشکر کشی پر آمادہ

وہ حبس تھا کہ ابابیل مرنے والے تھے (۱۵)

ایک اور مثال دیکھیے

اس کی چھاؤں میں وراثت ملی

اور میں دھوپ سر پہ تان چکا تھا (۱۶)

تشدد، تناؤ اور تہہ تیغی نے ہر دور میں انسان سے وحشت کے رقص کی مذہبی، سماجی، سیاسی اور ادارہ جاتی اجازت گلو پر آب رکھ کر حاصل کی ہے اور منظوری نے وحشت کی زد میں آئے ہوئے انسانوں کو سر فرازی، فراغ دلی اور تمام دوسرے انسانی خواص کے ساتھ زندہ رکھنے میں ولایت کا کام بڑھا دیا ہے۔ راجہ اسحٰق ہر دور کے زندہ ذہن و ضمیر کے مالک انسانوں کی روایت کی چھاؤں میں اپنے عہد کے ساتھ معاملہ اور مکالمہ کرنے میں معاشرے کے ساتھ فرد کے معاہدہ کی علامت ہیں۔

امن، تسلی، فراہمی، اتحاد، اتفاق، دردمندی، تعاون، رواداری اور اخوت ان کے تخلیقی خمیر کا لازمی جز ہیں۔ درج ذیل اشعار میرے فروضے کو معتبر بنانے میں معاون ہو سکتے ہیں۔

میں ہوں منجدھار میں ناؤ بھی سنبھالی ہوئی ہے

کیسی خواہش ہے جو دل میں ابھی پالی ہوئی ہے (۱۷)

ایک شعر میں کہتے ہیں

اپنے ہونے کی اذیت کو گواہ کر لیں

جیسے ممکن ہو اسی طور گزارہ کر لیں (۱۸)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں

میں اس کو اپنی دعا کے شجر کا سایہ دوں

جو میرے ساتھ چلے دھوپ کے نکلنے تک (۱۹)

راجہ اسحٰق کی غزل کی زبان جدت کے رنگ میں ڈوبی ہوئی ہے۔ وہ جس نفاست نقاشی کرتے ہیں اور دھن ترتیب دیتے ہیں، اُسی عمدگی سے زبان کا استعمال بھی کرتے ہیں۔ ان کی غزل کے اشعار میں اُن لفظوں کا استعمال شاید بالکل نہیں ہے کہ ادا کرنے کے لئے زبان پلٹنی پڑے۔ غزل کی نفاست سے پُر، زبان کے لئے مناسب وہی الفاظ ہوتے ہیں جن کی ادائیگی سہل ہو۔

اس مختصر سے مضمون میں راجہ اسحٰق کی شاعری کی گوناں گوں خصوصیات کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا مگر مختصراً یہ کہ اُن کی شاعری میں حمد و نعت کا رنگ، نادر تشبیہات، استعارے، رنگِ تغزل، رومانویت، شخصیت و فن کی ہم آہنگی، ملی افکار کی نمود، منظر نگاری، تصوف و معرفت، صداقتوں کی ترجمانی، پیکر تراشی، سماجی شعور، رجائیت اور مذہبی رنگ نمایاں ہیں۔

الغرض جب ہم راجہ اسحٰق کی شاعری کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں ان کی شعری جہات میں ایک تنوع دکھائی دیتا ہے جو کہ ان کے قادرالکلام شاعر ہونے کا ثبوت فراہم کرتا ہے۔

راجہ اسحٰق پاکستان کے غزل گو شعرا میں اپنی انہی خصوصیات کی وجہ سے نمایاں ہیں۔ ان سے کمال کی اس منزل میں نئی غزل جو مکالمہ کرتی نظر آتی ہے اس سے یہ امید مسلسل تقویت پارہی ہے کہ غزل کے کمال کو جمال اور جلال کو نئی منزلوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ راجہ اسحٰق، خواب ہوا کا جنگل ہے (لاہور: ایس۔ اے علیم اینڈ سنز، ۱۹۹۹ء)، ص ۱۱

۲۔ راقم الحروف کا اشہر ہاشمی سے واٹس ایپ کال پر رابطہ، بتاریخ ۲۰ فروری ۲۰۲۳ء، بروز پیر، شام ۵ بجے

۳۔ راجہ اسحٰق، خواب ہوا کا جنگل ہے، ص ۲۰

۴۔ ایضاً، ص ۵۵۔

۵۔ راجہ اسحٰق، کبھی رائیگاں، کبھی سرخرو (کیلی فورینا: رائیٹ ایچ پبلی کیشنز، ۲۰۲۴ء)، ص ۲۹۔

۶۔ ایضاً، ص ۶۹۔

۷۔ ایضاً، ص ۷۷

۸۔ ایضاً، ص ۷۸۔

۹۔ ایضاً، ص ۵۲۔

۱۰۔ ایضاً، ص ۱۳۰

۱۱۔ ایضاً، ص ۱۵۰۔

۱۲۔ ایضاً، ص ۹۹۔

۱۳۔ ایضاً، ص ۱۰۵۔

۱۴۔ ایضاً، ص ۵۱۔

۱۵۔ ایضاً، ص ۳۵۔

۱۶۔ ایضاً، ص ۲۹

۱۷۔ ایضاً، ص ۳۳۔

۱۸۔ ایضاً، ص ۹۸۔

۱۹۔ راجہ اسحٰق، خواب ہوا کا جنگل ہے، ص ۷۴۔

References:

1. Raja Ishaq, Khawab Hawa ka Jhangal hay (Lahore: S.A Aleem and Sons, 1999), p.11.
2. Raqam al Haroof ka Ashir Hashmi sy whatsapp call pr Rabita, Dated 20 February, 2023, Barooz Peer, Sham 5 pm
3. Raja Ishaq, Khawab Hawa ka Jhangal hay, p.20
4. Ibid, p.55.
5. Raja Ishaq, Kabi Raigan, Kabi Surkharo (Kali Fornia: Wright H. Publication, 2024), p.29.
6. Ibid, p.69.
7. Ibid, p.77
8. Ibid, p.78
9. Ibid, p.52
10. Ibid, p.130
11. Ibid, p.150
12. Ibid, p.99
13. Ibid, p.105
14. Ibid, p.51
15. Ibid, p.35
16. Ibid, p.29
17. Ibid, p.33
18. Ibid, p.98
19. Raja Ishaq, Khawab Hawa ka Jhangal hay, p.74